Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم سوموار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳ / ۲۸ | ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۹۴ھ ۲۴ احسان ۱۳۵۳ہش ۲۴ جون سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۴۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ احسان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؛

ربوہ میں نفلی روزہ:۔ اہلِ ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ربوہ میں نفلی روزہ کے لئے ۲۷ جون (بروز جمعرات) کی تاریخ مقرر کی گئی ہے تمام اہلِ ربوہ سے التماس ہے کہ وہ ۲۷ جون کو روزہ رکھیں اور غلبۂ اسلام کی مہم کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔ صدر صاحبان محلہ جات احباب کو بروقت جگانے کا اہتمام بھی کریں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد رسول اللہ خاتم النبیّین خیر المرسلین اور شفیع المذنبین ہیں

ہم مسلمان ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہمارے دلوں میں کیا ہے ہم اُس پر توکّل کرتے اور اسی کی طرف جھکتے ہیں

"لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَكُتُبِهٖ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاٰثَرْنَا الْقُرْاٰنَ كِتَابًا وَّمُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّلَا نَدَّعِي النُّبُوَّةَ وَلَا نَدَّعِيْ نَسْخَ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَشْهَدُ اَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَخَيْرُ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ۔ وَنَشْهَدُ اَنَّ الْحَقَّ كُلَّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ وَحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُّ بِدْعَةٍ فِي النَّارِ وَاِنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِنَا عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا رَبِّنَا وَرَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔"

(انوار الاسلام صفحہ ۳۲)

خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول ہیں ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ اسی طرح اُس کے فرشتوں، رسولوں، کتابوں، جنّت و دوزخ اور بعث بعد الموت پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ ہم نے قرآن کریم کو اپنی کتاب کے طور پر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کے طور پر اختیار کر لیا ہے۔ ہم آپؐ کے بعد نہ تو مستقل نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں اور نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نسخ القرآن کے مدّعی ہیں۔ اور ہم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین خیر المرسلین اور شفیع المذنبین ہیں۔ اور ہم اِس بات کی بھی شہادت دیتے ہیں کہ تمام سچائیاں قرآن کریم اور احادیثِ نبویؐ میں موجود ہیں اور ہر بدعت آگ میں پڑنے کا موجب ہے اور ہم مسلمان ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہمارے دِلوں میں کیا ہے ہم اُس پر توکّل کرتے ہیں اور اسی کی طرف جھکتے ہیں اور تمام تعریفیں اوّل و آخر اور ظاہر و باطن کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے لئے ہی ہیں جو وہ ہمارا اور تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ؎

مضطر کی دُعا ضرور سُنی جاتی ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مُضْطَر کے صرف یہی معنے نہیں کہ اُسکے دل میں گھبراہٹ ہو کیونکہ گھبراہٹ میں بعض دفعہ ایک شخص بے تحاشہ کسی طرف چل پڑتا ہے بغیر اس یقین کے کہ جس طرف وہ جا رہا ہے وہاں اسے امن بھی حاصل ہو گا یا نہیں۔ بلکہ بعض لوگ گھبراہٹ میں ایسی طرف چلے جاتے ہیں جہاں خود خطرہ موجود ہوتا ہے اور وہ اُس سے نہیں بچ سکتے۔ پس محض اضطراب کا دل میں پیدا ہونا اضطرار پر دلالت نہیں کرتا اضطرار پر وہ حالت دلالت کیا کرتی ہے جب چاروں طرف کوئی پناہ کی جگہ انسان کو نظر نہ آتی ہو اور ایک طرف نظر آتی ہو۔ گویا اضطرار کی نہ صرف یہ علامت ہے کہ چاروں طرف آگ نظر آتی ہو بلکہ یہ بھی علامت ہے کہ ایک طرف امن نظر آتا ہو اور انسان کہہ سکتا ہو کہ وہاں آگ نہیں ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبول کی جاتی ہے جس کے کرتے وقت بندہ اِسی رنگ میں اس کے سامنے حاضر ہوتا ہے کہ اُسے یہ یقینِ کامل ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے میرے لئے اور کوئی پناہ کی جگہ نہیں۔ یہی وہ مضطر کی حالت ہے جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ یعنی اے خدا تیرے عذاب اور تیری طرف سے آنے والے ابتلاؤں سے کوئی پناہ کی جگہ نہیں سوائے اِس کے کہ میں سب طرف سے مایوس ہو کر اور آنکھیں بند کر کے تیری طرف آ جاؤں تو لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ والی جو حالت ہے یہی اضطرار کی کیفیت ہے اور جب خدا تعالیٰ نے اِس آیت میں یہ کہا کہ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ ایسے شخص کی دعا جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ملجأ اور نہیں سمجھتا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا منجیٰ قرار نہیں دیتا ضرور سُنی جاتی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۱ جز ۴ سورۃ النمل صفحہ ۱۰۱)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ماہ احسان ۱۳۵۳ھ ش

خدا کی نگاہ میں انتہائی ناپسندیدہ فعل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں سے کامیابی و ترقی اور فوز و فلاح کے بڑے عظیم الشان وعدے کئے ہیں اور وہ پورے ہو کر رہتے ہیں۔ لیکن یہ تمام وعدے بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہیں۔ ان میں سے ایک اہم شرط یہ ہے کہ وہ ظلم کی راہ کبھی اختیار نہ کریں کیونکہ ظلم کی راہ اختیار کرنے کے نتیجہ میں ایمان کے ثمرات زائل ہو جاتے ہیں اور نیک اعمال حبط ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ ایمان اور اعمال صالحہ کا اجر اور عظیم الشان ثمرات صرف اور صرف اسی صورت میں ملتے ہیں کہ مومن کبھی اور کسی حال میں بھی دوسروں پر ظلم کرنے پر آمادہ نہ ہوں۔ بہرحال اجر و ثواب اور ثمراتِ حسنہ سے بہرہ ور ہونے کے لئے ضروری بلکہ ناگزیر ہوتا ہے کہ وہ ظلم سے اپنے دامن کو کبھی آلودہ نہ ہونے دیں۔ اس بنیادی حقیقت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک دعا کے سلسلہ میں کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۲۵)

ترجمہ:۔ اور (اُس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیمؑ کو اُسکے رب نے بعض باتوں کے ذریعہ سے آزمایا اور اس نے ان باتوں کو پورا کر دکھایا (اس پر اللہ نے) فرمایا کہ میں تجھے یقیناً لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں۔ (ابراہیم نے) کہا اور میری اولاد میں سے بھی (امام بنائیو)۔ (اللہ نے) فرمایا (ہاں، مگر) میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انعامات سے صرف اُنہی مومنوں کو نوازتا ہے جو بہ تعہد ظلم سے مجتنب رہیں۔ جونہی وہ ظلم کا ارتکاب کرتے ہیں، خدا تعالیٰ انہیں دھتکار دیتا ہے۔ ان کا دعویٰ ایمان اور نیک اعمال خدا کی نگاہ میں کالعدم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ان میں سرے سے کوئی وزن ہی باقی نہیں رہتا۔ انعامات کا مورد ہونے کی بجائے وہ موردِ الزام ہو کر سزا کے مستوجب ٹھہرتے ہیں اور پھر وہ سزا انہیں مل کر رہتی ہے اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ظلم ایک ایسا فعل ہے جو خدا تعالیٰ کو ازحد ناپسند ہے۔ وہ خود کسی پر قرآنی محاورہ کی رُو سے کھجور کی گٹھلی کی اندرونی لکیر یا گٹھلی کے باریک سوراخ یا اس کے انتہائی باریک درمیانی چھلکے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ وہ کیسے گوارا کر سکتا ہے کہ اس کی مخلوق میں سے کوئی ایک، دوسرے پر ظلم توڑے اور بلاوجہ اور بلاتقصیر اُسے دُکھ دے، اذیت پہنچائے اور اس کا مال اور دیگر املاک لُوٹ کر یا نذرِ آتش کر کے اسے اقتصادی تباہی سے دوچار کرے یا قتل و غارت گری کا نشانہ بنائے۔ اسی لئے اُس نے بار بار اور بہ تکرار قرآن مجید میں اس امر کو بیان کیا ہے کہ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا جیسا کہ فرمایا:۔

وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ○ (آل عمران آیت ۵۸ و ۱۴۱)

ترجمہ:۔ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

نیز اسی ضمن میں مزید فرمایا:۔

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ○ (الشوریٰ آیت ۴۱)

ترجمہ:۔ بے شک وہ (یعنی اللہ) ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

چونکہ اللہ تعالیٰ ظلم اور ظلم کا ارتکاب کرنے والوں کو ہرگز بھی پسند نہیں کرتا اس لئے اس نے واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ اہلِ حق کے خلاف ظلم روا رکھتے اور انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بناتے ہیں اور اپنے ظالمانہ رویہ سے کسی صورت باز نہیں آتے وہ ایمان لانے اور ہدایت کی راہ اختیار کرنے سے محروم رہتے اور اپنے کئے کی سزا پاتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو ایمان لانے اور راہِ ہدایت اختیار کرنے کے باوجود خدائی احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ظلم کے مرتکب ہوتے ہیں وہ راہِ ہدایت پر قائم نہیں رہتے اور ضلالت کی طرف واپس لوٹا دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے مخالفین حق میں سے ظالموں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○

(المائدہ آیت ۵۲، الانعام آیت ۱۴۵، القصص آیت ۵۱، الاحقاف آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ اللہ یقیناً ظالموں کو ہدایت کا راستہ نہیں دکھاتا۔

ظلم کی راہ اختیار کرنے والے مخالفین حق کے بارہ میں اپنی اِس سُنّت کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار اور بڑی کثرت سے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ البقرہ آیت ۲۵۹، آل عمران آیت ۸۷، التوبہ ۱۹ و ۱۰۹ اور الجمعہ آیت ۶ میں بھی اس کا بتکرار اعادہ کیا ہے۔

پھر ایمان لانے والوں میں سے اپنے دعویٰ ایمان کے باوجود ظلم کی راہ اختیار کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَیُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ۫ وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ○ (ابراہیم آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں انہیں اللہ قائم رہنے والی (اور پاک) بات کے ذریعہ سے (اِس) ورلی زندگی میں بھی ثبات بخشتا ہے اور آخرت کی زندگی میں بھی بخشے گا اور ظالموں (یعنی ان میں سے ظلم کی راہ اختیار کرنے والوں) کو اللہ پھر گمراہی کی طرف لوٹا دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ان آیات سے ظلم کی انتہائی مضرت ظاہر و باہر ہے۔ جہاں خدائی آواز پر کان نہ دھرنے والوں میں سے ظلم کی راہ اختیار کرنے والے اور اس سے کسی صورت باز نہ آنے والے قبول ہدایت سے محروم کر دئیے جاتے ہیں۔ وہاں ایمان کا دعویٰ کرنے والوں میں سے ان لوگوں کو جو خدائی احکام کی واضح خلاف ورزی کرتے ہوئے ظلم کی راہ اختیار کریں اللہ تعالیٰ ثبات قدم عطا نہیں کرتا بلکہ انہیں گمراہی کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ وہ لاکھ اپنے آپ کو ہدایت یافتہ کہیں خدا کی نگاہ میں وہ گمراہ ہی قرار پاتے ہیں۔

ظلم کی اِس انتہائی مضرت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ظالموں کے عبرتناک انجام پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ انہیں اس عبرتناک انجام سے اِس دنیا میں بھی دوچار ہونا پڑتا ہے اور اگلے جہان میں بھی دوچار ہونا پڑے گا۔ ظالم لوگوں کو اِس جہان میں بھی سزا ملتی ہے اور اگلے جہان میں بھی دردناک عذاب ان کے لئے مقدر ہوتا ہے۔

قطعہ

عزائم کو بیدار کرتے چلو
حوادث سے پیکار کرتے چلو
بہت راہ میں ہیں نشیب و فراز
چلو راہ ہموار کرتے چلو

(عبد المنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب کی روح اور اس کا خلاصہ صرف دُعا ہی ہے

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پکار کو سنتا اور انکی ترقی کے سامان پیدا کرتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ سورۃ الفرقان کی آیت قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"عباد الرحمٰن کی علامات بیان کرنے کے بعد اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ہمارے رسول تو ان لوگوں کو میری طرف سے سنا دے کہ اگر تم میرے ایسے بندے بنو جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے تب تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تم عزت کے مستحق سمجھے جاؤ گے لیکن اگر تمہاری طرف سے دعا اور استغفار کا سلسلہ جاری نہ رہے اور تم خدا تعالیٰ کے حضور جھکنا اور عجز و انکسار اختیار کرنا اپنا شعار نہ بناؤ تو تمہارا رب تمہاری کیا پرواہ کرتا ہے۔

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ میں ما نافیہ بھی ہو سکتا ہے اور استفہامیہ بھی مفہوم دونوں کا ایک ہی رہے گا مگر طرز کلام بدل جائے گی اگر ما نافیہ ہو تو آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ اے ہمارے رسول کہہ دے کہ اگر تم دعا سے کام نہیں لو گے اور تضرع و خشوع اختیار نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری کوئی پرواہ نہیں کرے گا اور اگر ما استفہامیہ قرار دیا جائے تو اس آیت کے معنے یوں ہوں گے کہ اے ہمارے رسول! تو ان لوگوں سے کہہ دے کہ اگر تم دعائیں نہیں کرو گے اور تضرع سے کام نہیں لو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے۔ یعنی اس کو تمہاری ضرورت ہی کیا ہے وہ تو خود مستغنی ہے اور سب کی ضرورتیں پوری کر رہا ہے یعنی صمد ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان اگر اپنی ہستی پر غور کرے تو وہ آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا کوئی احتیاج نہیں بلکہ خود اسے اللہ تعالیٰ کی ہر آن اور ہر لحظہ احتیاج ہے لیکن بعض لوگ اپنی نادانی سے یہ خیال کر بیٹھتے ہیں کہ ہمارا نماز پڑھنا یا ہمارا صدقہ دینا یا ہمارا زکوٰۃ ادا کرنا یا ہمارا حج کرنا نعوذ باللہ خدا تعالیٰ پر کوئی احسان ہے اسی وجہ سے جب وہ کسی مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں تو کہتے ہیں معلوم نہیں خدا نے ہمیں کیوں مصیبت میں ڈالا۔ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور روزے بھی رکھتے ہیں اور حج بھی کرتے ہیں اور زکوٰۃ بھی دیتے ہیں اور اسی طرح دوسرے مذہبی احکام پر بھی عمل کرتے ہیں گویا وہ اپنے دل میں یہ محسوس کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان سے بدسلوکی کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ کسی شخص کا بیٹا مر گیا اور اس کا ایک دوست تعزیت کے لئے اس کے پاس گیا۔ تو وہ چیخ مار کر رو پڑا۔ اور کہنے لگا خدا نے مجھ پر بڑا بھاری ظلم کیا ہے گویا نعوذ باللہ اُس لڑکا کوئی حق خدا تعالیٰ نے مار دیا تھا۔ جس کا اسے شکوہ پیدا ہوا مگر سوچنا چاہیئے کہ وہ کونسا حق ہے جو بندہ نے خدا تعالیٰ پر قائم کیا ہے مجھے ہمیشہ تعجب آتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور تقویٰ و طہارت پر فخر کیا کرتے ہیں وہ کسی تکلیف کے موقعہ پر چلا اٹھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر ظلم کیا۔ لیکن ہندوستان کا وہ مشہور شاعر جو دین سے بالکل ناواقف تھا ایک سچائی کی گھڑی میں باوجود شراب کا عادی ہونے کے کہہ اٹھا کہ

جان دی۔ دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

غور کرنا چاہیئے کہ جو چیز بھی انسان کے پاس سے جاتی ہے وہ آئی کہاں سے تھی؟ ذرا اپنی حیثیت کو دیکھو۔ وہ کونسی چیز ہے جسے اپنی کہہ سکتے ہو انسان کہتا ہے میری بیوی ہے مگر وہ کہاں سے آئی؟ بچے جنہیں اپنا کہا جاتا ہے کہاں سے آئے ہیں اسی طرح مکان زمین اور سب ضروری اشیاء جنہیں اپنی سمجھا جاتا ہے۔ کہاں سے آئی ہیں۔

اگر ان چیزوں کی حقیقت پر غور کیا جائے تو بآسانی معلوم ہو جائے گا کہ یہ چیزیں انسان کی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے موہبت اور عطیہ ہیں اور عطیہ دینے والے کا حق ہے کہ وہ جب چاہے واپس لے لے بلکہ عطیہ بھی اُسے کہتے ہیں جو کبھی واپس نہ لیا جائے مگر دنیا میں انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ آخر اس سے لیا جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں انسان کو حقیقی عطیہ بھی نہیں ملتا بلکہ تمام اشیاء عاریتاً استعمال کے لئے دی جاتی ہیں اور اس طرح چیز دینے والے کا حق ہوتا ہے کہ وہ جب چاہے واپس لے لے اسی حقیقت کو بیان کرنے کے لئے ایک عرب شاعر کہتا ہے ؎

انت الذی ولدتک امک باکیا
والناس حولک یضحکون سرورا
فاحرص علی عمل تکون اذا بکوا
فی وقت موتک ضاحکا مسرورا

یعنی تو وہی تو ہے کہ جب تو پیدا ہوا تھا تو تو رو رہا تھا کیونکہ ہر بچہ پیدا ہونے کے بعد روتا ہے اور تیرے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگ ہنس رہے تھے کہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ پس اب تو ایسے اعمال کے لئے جدوجہد کر کہ جب تو مرنے لگے تو ہنس رہا ہو کہ میں اپنے خدا سے نیک بدلہ لینے کے لئے جا رہا ہوں اور تیرے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگ رو رہے ہوں کہ ایسا اچھا انسان ہم سے چھینا جا رہا ہے۔

تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ تم اپنی ہستی کو کیا سمجھتے ہو۔ آخر انسان ہے کیا چیز کہ خدا تعالیٰ اس کی پرواہ کرے۔ اگر خدا تعالیٰ انسان کو خود ہی بطور احسان اپنی طرف بلانے کا سامان نہ کرتا اور اُسے فرش سے اٹھا کر عرش تک نہ پہنچا دیتا تو اپنی ذات میں وہ کیا حقیقت رکھتا تھا کہ اس کی طرف توجہ کی جاتی۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہی ہے جس نے انسان کو اٹھایا اور اُسے ترقی عطا فرمائی چنانچہ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ کے معنے یہی ہو کہ لَوْلَا دُعَاؤُهُ إِيَّاكُمْ إِلَى الطَّاعَةِ یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے یہ لازم نہ کر لیا ہوتا کہ میں اپنے بندوں کو پکاروں اور ان کی ترقی کے سامان کروں گا تو تم ایک مشت خاک سے زیادہ کوئی حقیقت نہ رکھتے تھے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا احسان ہی ہے کہ وہ دنیا کی گمراہی پر اپنا کوئی مامور اور مصلح کھڑا کرتا اور بھٹکی ہوئی مخلوق کو پھر راہ راست کی طرف لے آتا ہے۔ وہ اس کے ذریعہ گری ہوئی قوموں کو عزت دیتا اور گمنامی میں زندگی بسر کرنے والوں کو دنیا کا معلم اور بادشاہ بنا دیتا ہے اگر اس نے تمہارے لئے اپنا کلام نازل نہ کیا ہوتا تو وہ تمہاری قدر و منزلت کیوں کرتا اور تمہارے لئے زمین و آسمان کیوں بناتا۔ پھر تو تمہاری طرف اسے اس قدر توجہ کرنے کی کوئی وجہ ہی نہیں تھی۔ یہ محض اللہ کا احسان ہے کہ وہ تمہیں اپنی طرف بلا کر تمہارے لئے عزت کے سامان پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھو۔ جو آپ تمام جہان سے منقطع ہو کر ایک گوشہ تنہائی میں پڑے تھے اور خدا تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے آپ نے وہ تمام ذرائع جو دنیوی ترقی کے حصول کے ہیں ترک کر دیئے تھے مگر آپ کے پاس ہی خدا تعالیٰ کا فرشتہ آیا اور اس نے کہا اٹھ خدا تجھے بلاتا ہے اور پھر آپ کو گوشہ تنہائی سے نکال کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا کا بادشاہ بنا دیا اور آپ کو ترقی عطا کی کہ مذہب اور سیاست اور تمدن اور معاشرت سب پر آپ کا رنگ چڑھ گیا۔ حتیٰ کہ آپ کے غلام یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کئے بغیر اور لیبارٹریوں میں تجربات کرنے کے بغیر ہی ہر فن میں دنیا کے استاد بن گئے اور جو پہلے دنیا میں بھی انہوں نے قدم رکھا تھا دنیا سے آگے بڑھ گئے۔ یہ خدا کی موہبت نہیں تو اور کیا چیز ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دفعہ ایک اشرفی دی اور فرمایا کہ قربانی کے لئے بکری لے آؤ۔ مَیں نے سوچا کہ مدینہ میں تو اس رقم میں ایک ہی بکری ملے گی مگر کسی گاؤں سے دو مل جائینگی اس لئے مَیں نے ایک گاؤں سے ایک اشرفی میں دو بکریاں خرید لیں۔ جب واپس آیا تو مدینہ میں کسی نے پوچھا کہ کیا بکری فروخت کرو گے مَیں نے کہا۔ ہاں اور ایک بکری ایک اشرفی میں اُس کے پاس فروخت کر دی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر مَیں نے بکری بھی پیش کر دی اور اشرفی بھی اور آپ کے دریافت فرمانے پر مَیں نے یہ تمام واقعہ عرض کر دیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور آپ نے مجھے دُعا دی۔ آپ کی اس دعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ باوجودیکہ عرب ایرانیوں اور رومیوں جیسے تاجر نہ تھے پھر بھی صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس دُعا کے طفیل میری یہ کیفیت ہو گئی کہ اگر مَیں نے مٹی بھی خریدی تو وہ سونے کے بھاؤ بک گئی۔ لوگ زبردستی اپنا روپیہ میرے پاس تجارت کے لئے چھوڑ جاتے تھے اور مَیں لینے سے انکار کرتا رہتا تھا۔

یہ لَوْلَا دُعَاءُ کُمْ کی صداقت ہی کا ایک کرشمہ تھا ورنہ اس میں اپنے کسی ہنر یا محنت کا دخل نہ تھا یہ خدا تعالیٰ کی اپنی آواز تھی جس کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ کے ساتھ ہی آپ کے وابستگان دامن بھی بڑھتے چلے گئے جیسے اگر کوئی شخص گھوڑے پر سوار ہو تو اس کا کوٹ اور پاجامہ اور دوسرے کپڑے بھی ساتھ ہی سوار ہو جاتے ہیں۔ پھر صحابہؓ نے یہاں تک ترقی کی کہ قیصر و کسریٰ کے خزائن مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور وہ بڑے بڑے ملکوں کے بادشاہ بن گئے یہ بھی لَوْلَا دُعَاءُ کُمْ کی صداقت کا ہی ظہور تھا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہوئی اور پھر جب آپ بڑھے تو آپ کے وابستگان دامن بھی ساتھ ہی ترقی کر گئے۔ یہی حکمت ہے جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (توبہ ع ۱۵) کی تاکید فرمائی ہے کیونکہ جب صادقین کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پھاٹک کھلتا ہے تو ساتھ ہی اُن کی معیت اختیار کرنے والے بھی داخل ہو جاتے ہیں۔

پھر لَوْلَا دُعَاءُ کُمْ کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ لَوْلَا دُعَاءُ کُمْ الخ یعنی اگر تم اس کو نہ پکارو اور اس کے حضور گریہ و بکا نہ کرو اور عجز اور انکسار کے ساتھ اس کے آگے جُھک کر یہ نہ کہو کہ الٰہی ہمارا تو کوئی حق نہیں اگر تو ہم پر احسان کر دے تو تیری ذرّہ نوازی ہے تو اللہ تعالیٰ کو تمہاری کیا پرواہ ہے

حقیقت یہ ہے کہ مذہب کی جان اور اُس کا خلاصہ اور اس کی رُوح اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف دُعا ہی ہے۔ مگر دُعا اس امر کا نام نہیں کہ انسان صرف مونہہ سے ایک بات کہہ دے اور سمجھ لے کہ دُعا ہو گئی۔ دُعا اللہ تعالیٰ کے حضور پگھل جانے کا نام ہے۔ دُعا ایک موت اختیار کرنے کا نام ہے۔ دُعا تذلّل اور انکسار کا مجسم نمونہ بن جانے کا نام ہے جو شخص صرف رسمی طور پر مونہہ سے چند الفاظ دہراتا چلا جاتا ہے اور تذلّل اور انکسار کی حالت اس کے اندر پیدا نہیں ہوتی جس کا دل اور دماغ اور جس کے جسم کا ہر ذرّہ دُعا کے وقت محبت کی بجلیوں سے تھر تھرا نہیں رہا ہوتا وہ دُعا سے تمسخر کرتا ہے وہ اپنا وقت ضائع کر کے خدا تعالیٰ کا غضب مول لیتا ہے پس ایسی دُعا مت کرو جو تمہارے گلے سے نکل رہی ہو اور تمہارے اندر اس کے مقابل پر کوئی کیفیت پیدا نہ ہو وہ دُعا نہیں بلکہ الٰہی قہر کو بھڑکانے کا ایک شیطانی آلہ ہے جب تم دُعا کرو تو تمہارا ہر ذرّہ خدا تعالیٰ کے جلال کا مشاہد ہو تمہارے دماغ کا ہر گوشہ اس کی قدرتوں کو منعکس کر رہا ہو اور تمہارے دل کی ہر کیفیت اس کی عنایتوں کا لطف اُٹھا رہی ہو۔ تب اور صرف تب تم دُعا کرنے والے سمجھے جا سکتے ہو۔ یہ کیفیت پیدا ہونی بظاہر مشکل نظر آتی ہے مگر جس شخص کے ایمان کی بنیاد عشق الٰہی پر ہو اس کے لئے اس سے زیادہ آسان اور کوئی شے نہیں بلکہ اُس کی طبیعت کا یہ کیفیت ایک خاصہ بن جاتی ہے اور وہ ہر وقت اس سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے۔ ایسے انسان کو یہ ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ الگ جا کر اور مصلّی پر بیٹھ کر دُعائیں کرے بلکہ وہ خلوت و جلوت میں دُعا کر رہا ہوتا ہے اور جب اس کی زبان پر اور اور کلام جاری ہو رہے ہوتے ہیں اور اس کی آنکھوں کے آگے اور اور نظارے پھر رہے ہوتے ہیں اُس کی رُوح اپنے مالک خالق کے عتبۂ رحمت پر گری ہوئی اپنے لئے اور سارے دنیا کے لئے طلبگار رحمت ہو رہی ہوتی ہے"۔ تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم۔

میری والدہ مرحومہ

(محترم کیپٹن بشیر احمد خان صاحب طارق)

میری والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ میاں محمد سلطان خان صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۷۴ء بمطابق ۴ ربیع الاوّل ۱۳۹۴ھ بروز جمعۃ المبارک بوقت ۸ بجے شب بعمر تقریباً ۷۰ سال نشتر ہسپتال ملتان میں وفات پا کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ عرصہ تقریباً ۱۴ سال سے جوڑوں کے درد کی مریض تھیں اور چلنے پھرنے سے معذور تھیں۔ پچھلے دو ماہ سے دل کی تکلیف پھیپھڑوں کی کمزوری اور جگر کے بڑھ جانے کے عوارض میں مبتلا تھیں بہت علاج کرایا مگر قضا و قدر کے سامنے کچھ پیش نہ گئی اور آخر کار دل کی تکلیف اور نمونیہ کا ایک سخت حملہ جان لیوا ثابت ہوا۔

آپ ۱۹۲۸ء میں محترم جناب والد صاحب کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ سلسلہ کے ساتھ بہت گہرا لگاؤ تھا۔ غریب پرور، مہمان نواز، ہمدرد، امن پسند، کم گو، خدا پرست، سادہ طبیعت اور متوکل خاتون تھیں۔ طبیعت انتہا درجہ کی نرم پائی تھی۔ صدق و وفا اور اطاعت گذاری کا جذبہ آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔

بیماری کی تکلیف بڑی خندہ پیشانی صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کی امید کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ طبیعت میں قناعت اور استغفار کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ان کی ذات سب عزیزوں کے لئے رونق، حوصلے، اور طمانیت کا باعث تھی۔

چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں اسی لئے جنازہ ۳۱ مارچ ۱۹۷۴ء کو ربوہ پہنچایا گیا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اسی روز نماز ظہر اور عصر کے بعد مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین۔

زعمائے کرام مجالس انصار اللہ توجہ فرماویں

اس وقت چندہ تحریک جدید کی وصولی تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔ احباب کرام کو یاد ہوگا کہ دفتر سوئم کی ذمہ داری خاص طور پر انصار اللہ پر ڈالی گئی ہے۔ جملہ زعماء کرام و دیگر سب اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں خاص مساعی فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ رقوم وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ کسی صورت میں بھی اپنے بندوں کی نیک مساعی کو رد نہیں کرتا۔ بلکہ انہیں قبول فرماتا قدم قدم پر انہیں اجر دیتا اور ان پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔

امید ہے کہ جملہ انصار بھائی اس سلسلہ میں اپنی مساعی کو تیز تر کر دینگے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے امیدوار ہونگے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قائد تحریک جدید

مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

نجات کا سرچشمہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن کریم میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن کریم میں نہیں پائی جاتی"۔ (کشتی نوحؑ)

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان مدّ امداد طلبہ ماہ مئی ۱۹۷۴ء

جن دوستوں نے مدّ امداد طلبہ میں عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزاء بخشے۔ (نگران امداد طلبہ)

محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
" ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔
" سیّد عبدالرزاق شاہ صاحب۔
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
" شیخ عبداللطیف صاحب مردان
جماعت احمدیہ مردان۔
جماعت احمدیہ راولپنڈی۔
جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ۔
مکرم غلام احمد صاحب مصطفےٰ کماس ضلع لاہور
مکرم محمد شفیع صاحب ہاشمی۔ کراچی۔
" مرزا محمد عثمان صاحب آف کویت۔
جماعت احمدیہ کوئٹہ
محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب دہاڑی۔
مکرم راجہ حفیظ احمد صاحب ابن ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی
مکرم محمد عمر بشیر احمد صاحب چنیوٹ
" سیکرٹری مال محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ
مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب کراچی
" ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب لنڈن
محترمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری علی محمد صاحب ربوہ۔
جماعت احمدیہ لائل پور شہر۔
مکرم سید نصیر احمد صاحب لاہور چھاؤنی
" چوہدری محمد یوسف صاحب ربوہ
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم میجر عبدالقادر صاحب ربوہ
مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف ربوہ
" چوہدری کرم الٰہی صاحب کوٹ امیر شاہ
جماعت احمدیہ ہری پور ہزارہ۔
جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی۔
محترمہ صالحہ فاطمہ صاحبہ والدہ چوہدری سمیع اللہ صاحب شفاء میڈیکو لاہور
جماعت احمدیہ سرگودھا شہر۔
جماعت احمدیہ شیخوپورہ
جماعت احمدیہ لاہور
جماعت احمدیہ کراچی۔
جماعت احمدیہ میرپور خاص۔
محترمہ بیگم آمنہ عنایت صاحبہ کراچی

مکرم صاحبزادہ عبدالسلام صاحب ٹوپی مردان
محترمہ مسز فہمیدہ کھوکھر صاحبہ لاہور
مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کراچی
" حکیم عبدالرحمٰن صاحب ربوہ۔
" ملک عبدالرب صاحب ربوہ۔
محترمہ ثریا بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھی مرحوم حیدرآباد سندھ
محترمہ بُشریٰ بشیر صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ
" مس راحت شریف صاحبہ چنیوٹ۔
" امۃ اللہ خان صاحبہ سرگودھا۔
مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب ربوہ
" مرزا غلام احمد صاحب ربوہ
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ربوہ
" ملک عبدالمجید صاحب ربوہ۔
" حمید احمد صاحب خالد ربوہ۔
محترمہ سیدہ نعیمہ بیگم صاحبہ "
مکرم ملک ظفر احمد صاحب "
" ناصر احمد صاحب ملہی "
" مراتب علی شاہ صاحب کراچی۔
" بشیر احمد صاحب شمس ربوہ۔
" فضل الرحمٰن صاحب سرائے نورنگ
" چوہدری محمد داؤد احمد صاحب سانگلاہل۔
" سردار نور احمد صاحب مرتضےٰ ربوہ
" محمد دین صاحب ربوہ۔
" عبدالرؤف صاحب ربوہ۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی لڑکی عزیزہ نصرت جہاں بیگم بعارضہ تبخیر معدہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب کرام سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد اسماعیل ہیڈ کاتب الفضل

بغیر اپریشن کے بواسیر (موذی مرض)
پائیلز کیور PILES CURE کے
صرف چار کیپسولز سے ختم۔ قیمت۔/۱۰
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبرز:۔ ۶۰۶، ۶۰۷

تعلیم القرآن کے بارہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

"قرآن مجید رُوحانی علوم کا ایک انمول خزانہ ہے جس سے محرومی ابدی بدبختی کا نشان ہے۔ ۔۔۔۔ پس اے عزیزو! قرآن کریم کو حرزِ جان بناؤ۔ اسے ہمیشہ پڑھتے رہو۔ فکر اور تدبّر سے اس کے مضامین سمجھنے کی کوشش کرتے رہو۔ تمام دینی اور دنیوی برکتیں اس سے حاصل کرو۔ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ ۔۔۔۔ وطنِ عزیز کا ہر طبقہ اور ملک کا ہر گوشہ اس نور کا محتاج ہے"۔

(الفضل ۱۵ر مارچ ۱۹۶۶ء)

احباب اس قیمتی خزانہ سے ہمیشہ بہرہ ور ہوتے رہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

اعلان

جملہ خدام کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مرکزی امتحانات کی تاریخ ۱۴ر جولائی ۱۹۷۴ء سے بڑھا کر ۱۴ر اگست ۱۹۷۴ء کر دی گئی ہے۔

اسی طرح مرکزی انعامی مقابلہ تحریری مقابلہ کی آخری تاریخ میں بھی توسیع کر دی گئی ہے۔ اب مقابلے ۳۱ر جولائی تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ (پہلے ۳۰ر جون کی تاریخ مقرر تھی۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقفِ زندگی اور لجنات اماء اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقفِ زندگی کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک اس کی ایک حد تک ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر بھی ہے۔ اگر لجنہ اماء اللہ دین کی ضرورتوں اور اس وقت کی اہمیت اچھی طرح عورتوں کے ذہن نشین کرا دے تو سال کے اندر اندر جس طرح کہتے ہیں کہ زمین نے اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیا ہے اسی طرح عورتیں بھی اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیں۔ عورتوں کا کلیجہ اولاد ہوتی ہے۔ اگر مائیں اپنے لڑکوں کو زندگی وقف کرنے اور دوسرے دینی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت زیادہ نوجوان اپنے آپ کو وقف کرنے لگ جائیں"۔

(الفضل ۳۰ر جنوری ۱۹۴۶ء)

لجنات اماء اللہ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق دین کی ضرورتوں اور وقفِ زندگی کی اہمیت کو آپ اپنے حلقہ کی عورتوں کے ذہن نشین کرائیں تاکہ مائیں اپنے لڑکوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک کریں اور زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس نوجوان اپنے آپ کو وقف اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پیش کر سکیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرکاری ترجمان کی سہولت کے پیشِ نظر
چند گزارشات

۲۳ جون ۱۹۷۴ء کے اخبارات میں حکومتِ پاکستان کے ایک سرکاری ترجمان کا تفصیلی بیان شائع ہوا ہے جس میں اُس نے اِس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ بیرونی دُنیا کے اخبارات نے پاکستان کے بعض علاقوں میں احمدیوں کے خلاف ہونے والے فسادات کی خبروں کو توڑ مروڑ کر اور بڑھا چڑھا کر شائع کیا ہے اور اس طرح بین الاقوامی پریس نے حسبِ عادت و حسبِ روایات پاکستان کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

اِن فسادات اور ان کے نتیجہ میں ہونے والے جانی و مالی نقصانات کے بارہ میں بیرونی دُنیا کے اخبارات کیا کچھ لکھتے رہے ہیں ہمیں اس کا علم نہیں ہے کیونکہ دُنیا بھر کے اخبارات کے مندرجات سے آگاہی حاصل کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ اِس امر کا علم ہمیں سرکاری ترجمان کے بیان سے ہی ہوا ہے کہ ان افسوسناک فسادات کا دُنیا بھر کے اخبارات نے نوٹس لیا ہے اور وہ اِس بارہ میں بہت کچھ لکھتے رہے ہیں۔ اِس لئے ہم اِس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ بیرونی اخبارات کے رویّہ سے متعلق سرکاری ترجمان کے بیان کی تصدیق یا تردید کر سکیں۔ لہٰذا ہمیں سرکاری ترجمان کے بیان کو درست تسلیم کرنے میں کیوں تامل ہو البتہ ہم اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ۳۰ مئی کے بعد مسلسل ایک ہفتہ تک خود پاکستان کے قومی اخبارات میں فسادات کے پھیلاؤ اور ان کے نتیجہ میں ہونے والے جانی و مالی نقصانات کی جو تفصیلات شائع ہوتی رہی ہیں اگر انہیں یکجا کیا جائے تو یقیناً جو تصویر سامنے آتی ہے وہ کچھ کم اندوہناک نہیں ہے۔ ہم اس تفصیل کو یہاں دہرانا نہیں چاہتے کیونکہ اسے دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ البتہ یہ صورتِ حال کہ خود سرکاری ترجمان کے بیان کے بموجب اِن فسادات میں ۴۲ افراد ہلاک ہوئے ان میں سے ۲۷ کا تعلق احمدیہ فرقہ سے تھا ایسی نہیں ہے کہ جس پر اطمینان کا سانس لیا جا سکے۔ مالی اور معاشی نقصان اسکے علاوہ ہے جس کا سرکاری ترجمان نے کوئی ذکر نہیں کیا۔ اور پھر یہ امر بھی قابلِ لحاظ ہے کہ ان فسادات پر "مکمل طور پر" قابو پانے میں ایک یا دو دن نہیں پورے تین ہفتہ کا عرصہ لگا اور پھر ان کی نوعیت اور شدّت پر اِس امر سے کچھ کم روشنی نہیں پڑتی کہ غالباً صورتِ حال سے پولیس فورس کے پوری طرح عہدہ برآ نہ ہونے یا نہ ہو سکنے کی وجہ سے فیڈرل سیکیورٹی فورس اور بعض جگہ فوجی دستوں کو امن بحال رکھنے کی غرض سے طلب کرنا پڑا۔ بہرحال حکومت کے اِن اقدامات کے نتیجہ میں صورتِ حال کو قابو میں لانے اور بقول سرکاری ترجمان اسے "مکمل طور پر" قابو میں رکھنے میں مدد ملی۔

صورتِ حال کے "مکمل طور پر" قابو میں ہونے کے باوجود آجکل بھی خود ملکی اخبارات میں بڑی کثرت سے جو خبریں شائع ہو رہی ہیں ان سے ایک نہایت خطرناک اور تکلیف دہ صورتِ حال کی نشاندہی ہوتی ہے۔ چونکہ سرکاری ترجمان نے اُس مخصوص صورتِ حال کا ذکر نہیں کیا ہے اِس لئے ہم اس کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں اور وہ بھی اپنی طرف سے نہیں بلکہ ملکی اخبارات کے ہی الفاظ میں۔ وہ صورتِ حال یہ ہے کہ آئینِ پاکستان میں دی گئی ضمانت کو یکسر بالائے طاق رکھتے ہوئے جگہ جگہ احمدیوں کے سوشل بائیکاٹ کی تحریک زور شور سے چلائی جا رہی ہے۔ چنانچہ روزنامہ "نوائے وقت" ۲۳ جون کی اشاعت میں اپنے نمائندۂ خصوصی کے حوالہ سے رقمطراز ہے:۔

"ساہیوال: ۲۳ جون (نمائندہ خصوصی) ضلع ساہیوال میں مرزائیوں کا مکمل طور پر سماجی بائیکاٹ آج بھی جاری رہا۔ مجلس تحفظ ختمِ نبوّت کے کارکن اشتہارات اور باہمی میل جول سے اس مقاطع کو مکمل طور پر عملی جامہ پہناتے ہوئے ہیں۔ آج سارا دن مرزائی افراد ضروریاتِ زندگی کی کوئی چیز بھی بازار سے نہ خرید سکے علاوہ ازیں پورے ضلع میں جلسوں کی زبردست مہم جاری ہے۔"

(روزنامہ نوائے وقت ۲۳ جون ۱۹۷۴ء صفحہ ۸)

اِسی اخبار کے اِسی شمارہ میں شائع ہونے والی ایک اور خبر کا متن درج ذیل ہے:۔

"ساہیوال ۲۲ جون (نمائندہ خصوصی) انجمن تاجران کے صدر حاجی محمد ابراہیم چاولہ، شیخ محمد اصغر اور شیخ سعید احمد نے اعلان کیا ہے کہ ساہیوال کے تاجروں اور دکانداروں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ کسی بھی مرزائی کے ساتھ لین دین نہیں کریں گے ان کی اپیل پر ساہیوال کے ۹ مرزائی وکلاء کا بھی مکمل بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ اِسی طرح شہر میں مرزائی ڈاکٹروں اور دکانداروں کا بھی بائیکاٹ ہے۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" ۲۳ جون ۱۹۷۴ء صفحہ ۸)

اور لائلپور میں احمدیوں کے مکمل سوشل بائیکاٹ کا حال اِس اخبار نے اپنے نمائندۂ خصوصی کے حوالہ سے ان الفاظ میں درج کیا ہے:۔

"مسلمانوں کی جانب سے قادیانیوں کے سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ کی اپیل کا ردِّ عمل یہ ہوا ہے کہ تاجروں، ڈاکٹروں، عام شہریوں، معماروں، مزدوروں اور خوانچہ فروشوں تک نے قادیانیوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ شہر کی ۹۸ فیصد دکانوں پر "قادیانیوں کے داخلہ کی ممانعت" کے کتبے آویزاں کر دیئے گئے ہیں۔ صارفین کو جب پتہ چلتا ہے کہ مرزائی نے اسے سودا دیا ہے تو وہ اشیائے صرف لینے سے صاف انکار کر دیتے ہیں۔ گزشتہ روز گول کپڑا کے ایک تاجر نے ایک قادیانی کے ہاتھ کپڑے کی چار گانٹھیں فروخت کیں۔ لائلپور ہول سیل کلاتھ مرچنٹس ایسوسی ایشن نے عہد کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں اس کا مواخذہ کیا تو تاجر نے نہ صرف قادیانی سے کپڑا واپس لیا بلکہ ایسوسی ایشن سے معافی بھی چاہی۔ اسے عہد شکنی کی پاداش میں جرمانہ بھی کیا گیا۔

... ہوٹلوں اور قہوہ خانوں میں مرزائیوں کے داخلہ پر پابندی لگا دی گئی ہے حتیٰ کہ خوانچہ فروشوں نے اپنے سروں کی ٹوپیوں پر کتبے لگا رکھے ہیں جن پر تحریر کیا گیا ہے کہ مرزائیوں کو سودا فروخت نہیں کیا جائے گا۔..."

(نوائے وقت ۲۳ جون ۱۹۷۴ء)

خبر بہت تفصیلی ہے اور ہر شعبۂ زندگی میں مکمل سوشل بائیکاٹ کی مکمل تصویر کشی کی گئی ہے۔ اختصار کے پیشِ نظر ہم نے یہاں خبر کے بعض حصے ہی نقل کئے ہیں۔ پھر یہ صرف ایک اخبار کی ایک ہی اشاعت میں شائع ہونے والی تین منتخب خبریں ہیں۔ اگر تمام اخباروں میں شائع ہونے والی ایسی تمام خبروں کو یکجا کیا جائے تو حالات کے مکمل طور پر قابو میں ہونے کی تصویر "مکمل سوشل اور اقتصادی بائیکاٹ" کی شکل میں اُبھر کر سامنے آتی ہے۔

یہ خبریں غیر ملکی اخبارات سے اخذ نہیں کی گئیں بلکہ خود اپنے قومی اخبارات میں آئے روز ہی شائع ہونے والی تازہ بتازہ خبریں ہیں۔ یہ جس صورتِ حال کی نشاندہی کرتی ہیں وہ اتنی واضح اور نمایاں ہے کہ اُس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ نہ ہم نے پہلے ایسی خبریں شائع کی تھیں اور نہ ہمیں انہیں شائع کرنے کی ضرورت تھی۔ چونکہ سرکاری ترجمان کی توجہ زیادہ تر بیرونی دُنیا کے اخبارات کی طرف رہی ہے اور خود ملکی اور قومی اخبارات کی طرف وہ دھیان نہیں دے سکا اس لئے یہ چند خبریں موجودہ نئی صورتِ حال کے بارہ میں ہم نے اُس کی سہولت کے پیشِ نظر اپنے ہی ملکی اخبارات سے یہاں نمونۃً درج کی ہیں۔

بہرحال ہم سرکاری ترجمان کے ممنون ہیں کہ اُس نے فسادات سے متعلق بیرونی دُنیا کے اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کا نوٹس لیا اور ان اخباروں نے انہیں شائع کر کے ہمارے ملک کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی جو کوشش کی تھی اس کے تدارک کا انتظام کیا۔ ترجمان کا فرض ہے کہ وہ بین الاقوامی پریس کی ہر ایسی کوشش کا نوٹس لے اور ہمارے وطن کی ساکھ پر کوئی آنچ نہ آنے دے۔ البتہ تعصّب کا پرچار کرنے والے ملکی عناصر اور قومی اخبارات کی کارگزاری بھی اس کے لئے کچھ کم قابلِ توجہ نہیں ہے۔

دُعائے نعم البدل

میرا بڑا لڑکا معین محمد شاہد عمر ۱۳ سال بقضائے الٰہی لیکومیا کی تکلیف سے ۱۹ جون ۱۹۷۴ء کی رات کو میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گیا۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

جنازہ ۲۰ جون کو علی الصبح سات بجے لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں احباب و بزرگانِ سلسلہ شامل ہوئے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب غمزدہ افرادِ خاندان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور اپنے فضل سے نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(دین محمد شاہد ایم۔ اے مربّی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴